روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۲۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۷ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۲۷ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۹۲

حمد کے نتیجے میں اطاعت کی رُوح پیدا ہونی چاہیئے

"حمد سننے کے لئے صرف زبان کی حمد کافی نہیں ہے۔ زبان کی حمد خدا نہیں سنتا۔ جب تک اس حمد کے نتیجہ میں اطاعت کی رُوح پیدا نہیں ہوتی اور وہ اطاعت اعمال میں نہیں ڈھلتی۔ اس لئے وہ جو خدا کی تعریفوں کے زبانی جمع خرچ کرتے ہیں ان کی حمد گویا خدا نے سُنی اَن سُنی کر دی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں صد سالہ جلسہ سالانہ کا بابرکت آغاز

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور افتتاحی خطاب

دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے سترہ ہزار مرد و زن کی شمولیت

برطانیہ کے رکن پارلیمنٹ مسٹر ٹام کاکس اور گھانا کے وزیر مسٹر ایکین نے بھی خطاب کیا

قادیان دارالامان سے ملنے والی اطلاع کے مطابق ۲۶ دسمبر کو صبح دس بجے جماعت احمدیہ کا ۱۰۰ واں جلسہ سالانہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے بابرکت ماحول میں شروع ہو گیا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رُوح پرور افتتاحی خطاب سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اس جلسہ میں دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے سترہ ہزار احمدی و غیر از جماعت مرد و زن نے شرکت فرمائی۔

تاریخی جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کا افتتاح فرمانے کی غرض سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بج کر پانچ منٹ پر اپنے خدام کے ہمراہ اپنی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ معمول تیز تیز قدم اٹھاتے جونہی جلسہ گاہ میں پہنچے تو فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔

دس بج کر بیس منٹ پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ناظر اعلیٰ صاحب قادیان، ناظر اعلیٰ صاحب ربوہ، وکیل اعلیٰ صاحب ربوہ اور جلسہ میں شامل ہونے والے ملکوں کے امراء اور صدران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ، لوائے احمدیت کے لہرانے کی تقریب میں شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد ہاتھ اٹھائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی اور تلاوت کے بعد آیات کا اردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد ناصر علی عثمان صاحب آف قادیان نے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پاکیزہ کلام

"ہے شکرِ ربِّ عزّ و جل خارج از بیاں"

کے چیدہ اشعار نہایت خوش الحانی کے ساتھ مسلسل نعروں کی گونج میں سنائے۔

بعد ازاں داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت فضلِ عمر کی نظم

"ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں"

ترنم کے ساتھ پُر درد لَے میں پڑھی۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں افتتاحی خطاب فرمانے کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور اپنا خطاب شروع کیا جس میں حضور نے سب حاضرین جلسہ کو اور ان سب کو جو جلسہ میں شامل ہونے سے کسی وجہ سے محروم رہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملنے والی خدائی خبر کی زبان میں "مبارک سو مبارک" پیش کی اور جماعت احمدیہ سے سب سے پہلے منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کا ذکر فرماتے ہوئے جس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی تازہ تصنیف "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنائی تھی، کی روداد پڑھ کر سنائی اور جلسہ کی بنا اور غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی روایت تفصیلاً بیان فرمائی جس میں اُس وقت کی مالی مشکلات اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ان مشکلات کو دور کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر "لفاظات الموائد کان اُکلی" کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ کے لنگروں کے دیگر ممالک میں قیام کے حقائق اور اعداد و شمار پر مبنی تفصیل بیان فرمائی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ پر بے شمار افضال باری تعالیٰ کا جامع رنگ میں مختصراً تذکرہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کی کثرت سے اس جلسہ میں شامل ہونے کے متعلق ان کی مالی اور سفر کی صعوبتوں کے چند نمونے بیان فرمائے۔

اس تناظر میں سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ کی شدید مخالفت میں لوگوں کو قادیان جانے سے روکنے کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے جو مساعی کیں واقعات کی روشنی میں اس کا تذکرہ فرمایا اور یہ حقیقت بھی بیان فرمائی کہ بٹالہ شہر میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو آج کوئی نہیں جانتا جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر اسی شہر میں نہایت عزت و تکریم سے کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نواسے جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا کی گواہی بھی بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی طرف سے متعدد رفاہی کاموں کی تفصیل بھی بیان فرمائی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ محض اس غرض سے بنی نوع انسان کی خدمت بجا لا رہی ہے کہ انسانوں کے دُکھ درد دُور ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہندوستان میں بعثت کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کی جماعتوں کو بطور خاص توجہ دلائی کہ ہندوستان کی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سعادت کو جو خدا نے انہیں دی ہے اپنے ساتھ چمٹائے رکھیں وگرنہ دنیا کی اگر دوسری جماعتیں اس سعادت کو لے گئیں تو یہ بہت بڑی محرومی ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کے بعد دو معزز مہمانوں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر ٹام کاکس اور گھانا کے منسٹر جسٹس ایکین نے مختصر سا خطاب کیا جس میں انہوں نے اس جلسہ میں شمولیت کو اپنی خوش بختی تصور کیا۔ حضور اقدس نے ان دونوں معززین سے معانقہ بھی فرمایا۔ دعا کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی اور حضور پیدل گھر تشریف لے گئے اور دو بجے دوبارہ تشریف لا کر جلسہ گاہ میں نماز

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ فتح ۱۳۷۰ ہش ۲۷ دسمبر ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :۔

① یاد رکھو دُنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ۔ یہ اس کی اپنی کمزوری ہے کہ اپنی جیسی مخلوق کو نافع یا ضار سمجھتا ہے ۔ نفع اور ضرر اللہ ہی کی طرف سے ملتا ہے ۔

② نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے ۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہوں اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے ۔ سو تم ایسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو ۔

③ جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو ۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا سکتی ہے ۔

④ جب تک مرنے سے پہلے مر کر نہ دکھاوے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متقی ہو پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اُوپر موت وارد کرتا ہے خدا کبھی اسے دوسری موت نہیں دیتا ۔

⑤ ساری عقدہ کشائیاں دُعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں ۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے ۔ صرف ایک دُعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے ۔ کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے ۔

⑥ ایسا نہ کرو کہ کچھ تو تم میں تمہارے نفسانی شرکاء کا حصّہ ہو اور کچھ خدا کے واسطے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب گناہ معاف کر دونگا مگر شرک نہیں معاف کیا جاوے گا ۔

⑦ جو شخص دُنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دُنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں ۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم ۔

⑧ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے نہ اس کی وہ چال ہو نہ اس کی وہ زبان نہ ہاتھ نہ پاؤں ۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آوے ۔

⑨ یہی حال اہل اللہ کا ہے کہ جب تک ان کو مصائب و شدائد کے مشکلات آتے ہیں اور اس کو مار پڑتی رہے تب تک وہ خوش ہوتے ہیں اور لذت اٹھاتے ہیں ورنہ بے چین اور بے آرام رہتے ہیں ۔

⑩ توبہ کے درخت بو تو تا تم اس کے پھل کھاؤ ۔

⑪ بہت دُعائیں کرتے رہو تا کہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو ۔ عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتی ۔

توبہ ہو اگر الفاظ فقط واللہ یہ توبہ کچھ بھی نہیں
اعمال سے رشتہ جڑ نہ سکے تو دعوٰی تقوٰی کچھ بھی نہیں
گر گر کے سنبھلنا ٹھیک سہی آخر کو سنبھل تو جائیں ہم
گرتے ہی رہیں ۔ گرتے ہی رہیں ، ہر بار کا گرنا کچھ بھی نہیں

—— ابوالاقبال

○

غموں کو رشک آتا ہے مرے ذوقِ مسرّت پر
مرا ایمان ہے زہرِ ہلاہل کی حلاوت پر

مَیں نادیدہ مناظر کو بسا لیتا ہوں آنکھوں میں
متاعِ جاں لُٹا دیتا ہوں مَیں اُن کی سخاوت پر

اُچھالو جس قدر چاہو اُچھالو مجھ پہ تم کیچڑ
نظر آئیں گے یہ دھبّے تمہاری ہی نجابت پر

تم اپنے طُرّۂ پنداز کو اچھّا تو کہتے ہو
یہ ہے الزام تہذیب و تمدن کی نفاست پر

جنہیں قیدِ قفس سے مَیں عطا کرتا ہوں آزادی
وہ پھُولے جا رہے ہیں میری ناجائز حراست پر

گلی کوچوں کے منصف بھی ہیں گرچہ محترم لیکن
خُداوندا بھروسہ ہے فقط تیری عدالت پر

بھٹک کر راہ میں مَیں دُور ہو جاتا ہوں منزل سے
عمل کرتا ہوں مَیں جب اپنے ہی دل کی ہدایت پر

اُنہیں یہ شوق ہے ہاتھوں میں پتھر لے کے آئیں گے
کہ برساتا ہیں اُن کو پھُول دامانِ شرافت پر

مَیں اس کا ہوں ' یہ میری ہے ' یہی میرا تشخص ہے
خدا کی برکتیں نازل ہوں میری اس جماعت پر

وہ اتنی دُور سے آئے اور ان سے مل نہیں پایا
مجھے کیسے یقیں آئے گا اب اپنی محبت پر

نسیمؔ ان کا روّیہ ان کا ہی اعزاز رہنے دو
تمہیں تو پیار آنا چاہیئے ان کی عداوت پر

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے

جلسہ سالانہ کی دعائیں

جو عہد بیعت تم نے اپنے رب سے باندھا ہے خدا کرے کہ تم ہمیشہ اس پر پختگی سے قائم رہو۔ اسے کبھی نہ توڑو۔ یہ دنیا بھی تمہارے لئے جنت بنی رہے اور مرنے کے بعد بھی ابدی جنت میں تمہیں داخلہ ملے جہاں ہر دروازہ سے فرشتے تمہارے پاس آئیں اور کہیں کہ تم خدا کی راہ میں ثابت قدم رہے اس لئے اللہ کی سلامتی تمہارے لئے مقدر کی گئی ہے۔ دیکھو تمہیں ایک ایسی زندگی مل رہی ہے جس کے ساتھ فنا نہیں۔ ایک ایسی تونگری عطا ہو رہی ہے جس کے ساتھ فقر اور تنگدستی کا کوئی خطرہ نہیں۔ خدائے عزیز تمہیں ایک ایسی عزت بخش رہا ہے جس کے ساتھ کوئی ذلت اور خواری نہیں اور ایسی صحت اور تندرستی تمہارے نصیب میں لکھی جا رہی ہے جس کے ساتھ کسی بیماری اور کمزوری کا کوئی خوف نہیں۔

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں۔ اللہ کرے کہ وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں۔ میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان (-) تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے ربّ سے سلامتی پانے والے ہو۔

میرا رب تمہیں حسن عمل اور نیکوکاری کی راہ پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔ یہ دنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے جہاں شیطان کا عمل دخل نہ رہے اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں لے جائیں (-) اللہ کی سلامتی ہو تم پر اس کی رحمت کے سایہ میں اس کے فضل سے تازہ بتازہ پھل تمہیں ملتے رہیں۔

خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجا لانا تمہاری عادت بن جائے۔

خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں۔ اللہ کے نور سے تم منور رہو۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے۔ عبودیت کا نور (آسمانوں اور زمین کے نور) کے ساتھ جا ملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو۔ اللہ کی رحمتیں ہمیشہ تم پر برستی رہیں۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں۔ سلامتی کے تحفہ کے تم حقدار ٹھہرو۔

خدا کرے کہ ذکر الٰہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکر الٰہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشمے تمہارے لئے پھوٹیں اور بہہ نکلیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن رہے۔ تمہاری پاسبانی کرتی رہے اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چھپر کھٹوں پر نور افشانی کرتی رہے۔ تمہارے اعمال اسی کے فضل سے بہتر پھل لائیں۔ تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمناؤں اور نیک خواہشات ہی کا گہوارہ رہیں۔ جو تم چاہو تم پاؤ اور ربّ رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں ہر آن ملتا رہے۔

اللہ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہو اس کی محبت کے تم وارث بنو اور تمہارا وجود دنیا پر یہ ثابت کر دے کہ اس کی راہ میں عمل اور مجاہدہ کرنے والوں، ایثار اور قربانی دکھانے والوں کو بہترین انعام ملتا ہے۔ اللہ کی محبت کے وہ وارث ہوتے ہیں۔

خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھولی جائیں اور ان راہوں پر گامزن رہنا تمہارے لئے آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں۔ آرام و آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی رہے۔

(دعا ہے کہ) میرا رب تمہیں نیکی پر قائم رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا دنیوی جنت میں تم ان گھروں کے مکین بنے رہو جو ذکر الٰہی سے معمور اور شیطانی وساوس سے بلند و بالا ہیں اور تا اس اخروی جنت میں بھی بالاخانوں میں تمہارا قیام ہو جہاں فرشتوں کی دعائیں اور تمہارے خالق اور تمہارے ربّ کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہر لحظہ تمہیں ملتا رہے۔

قرآنی انوار سے تمہارے سینہ و دل ہمیشہ منور رہیں اور خدا کرے کہ یہ نور ان راہوں کی نشان دہی کرتا رہے جو دار السلام تک پہنچاتی ہیں۔ تمہارے راستہ کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں۔ رضوان الٰہی کی اتباع اس صراط مستقیم کو تمہارے لئے ہمیشہ روشن رکھے جو سیدھی اس کی جنت، اس کی رضا تک پہنچاتی ہے۔

خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ و دل میں محبت الٰہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں۔ میرا رب تمہیں نیک اعمال، ہر شر اور فساد اور ریا سے پاک اعمال بجا لانے کی توفیق عطا کرتا رہے میرا اللہ خود تمہارا ولی اور دوست بن جائے اس کے قرب میں، سلامتی کے گھر میں تمہارا ٹھکانا ہو۔

خدا کرے کہ تمہارا وجود دنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے۔ ایک دنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں۔ سب ہی تمہیں جانیں اور پہچانیں۔ اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں۔ میرے اللہ کی موہبت خاصہ تمہیں جلد تر منزل مقصود تک پہنچا دے۔ توکل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثبات قدم تمہیں حاصل ہو۔ لقاء الٰہی کی جنت کے تم وارث بنو۔"

"میری یہ دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تم پاک دل اور مطہر نفس بن جاؤ اور نفس امارہ کے سب گند اور پلیدیاں تم سے دور ہو جائیں تکبر اور خود بینی اور خود نمائی اور خود ستائی کا شیطان تمہارے دل اور تمہارے سینہ کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور تذلل اور فروتنی اور انکسار اور بے نفسی کے نقوش تمہارے اس سینہ کو اپنے رب کے استقبال کے لئے سجائیں اور پھر میرا اللہ اس میں نزول فرمائے اور اسے تمام برکتوں سے بھر دے اور تمہارے دل اور تمہاری روح کو ہر نور سے منور کر دے اور خدا کرے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور غمخواری کا چشمہ تمہارے اس سینہ صافی سے پھوٹے اور ایک دنیا تمہاری بے نفس خدمت سے فائدہ اٹھائے۔

خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو اور تمہاری روح ہمیشہ اللہ رب العالمین کے آستانہ پر گری رہے۔ اور اللہ، اس کی رضا اور اس کے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائے۔

دعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو اور ہر آزمائش کے وقت ربّ کریم سے ثبات قدم کی تم توفیق پاؤ۔ بس اسی کے ہو جاؤ۔ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کر دے اور پیار سے بچے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے۔ حضرت بانی سلسلہ کے الفاظ میں میں تمہیں کہتا ہوں کہ

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور تمہاری گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے ... پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے مطابق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے ... تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔"

(الوصیت)

خدا کرے کہ آسمان کے فرشتے تمہیں یہ مژدہ سنائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور تمہاری حقیر کوششوں کو قبول کیا اور اپنے قرب اور اپنی رضا کی جنتوں کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے ہیں۔ پس آؤ اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔

خدا کرے کہ تمہارے نفس کی دوزخ کلی طور پر ٹھنڈی ہو جائے اور اس لعنتی زندگی سے تم بچائے جاؤ جس کا تمام ہم و غم محض دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ تم اور تمہاری نسلیں شرک اور دہریت کے زہریلے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ خدائے واحد و یگانہ کی روح تم میں سکونت کرے اور اس کی رضا کی خاص تجلی تم پر جلوہ گر ہو۔ پرانی انسانیت پر ایک موت وارد ہو کر ایک نئی اور پاک زیست تمہیں عطا ہو اور لیلۃ القدر کا حسین جلوہ اسی عالم میں بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان تمہارے لئے پیدا کر دے۔

کوشش کریں کہ ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے والا ہو اور ہمارا کوئی لمحہ بھی شیطان چھین کر لے جانے میں کامیاب نہ ہو۔ دعاؤں میں ہمہ وقت مشغول رہیں۔ پیار اور محبت کو، باہمی اخوت کو بڑھائیں، آپس میں ملیں ایک دوسرے کے حالات پوچھیں اور سب سے زیادہ اپنے ربّ سے ملنے کی کوشش کریں اور اسے اپنے حالات اور اپنی تکلیفیں بتائیں اور عاجزانہ اس کے حضور جھک کے اس سے کہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم بہت ہی کمزور ہیں (-) ہم اپنی طاقتوں اور قوتوں اور استعدادوں اور وسائل اور ذرائع کو جب دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ لیکن ان تمام

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی محمد اسحٰق

عربی ادب کے شہ پارے

حضرت حسّان رضؓ کی شاعری

عربی ادب کے دو عمومی حصے ہیں۔ یعنی نثر اور نظم۔ نثر کی بھی مختلف اقسام ہیں۔ جیسے محادثہ، خطابت اور کتابت یا مراسلہ نگاری اسی طرح شعر کی بھی کئی اقسام ہیں جیسے تشبیب غزل، قصیدہ، ہجو، مرثیہ۔ فخر اور مدح پھر نثر و نظم کی۔

مرثیہ کسی کی وفات پر لکھا جاتا ہے اور اس صنفِ شعر کے عربی زبان میں بڑے بڑے قابل شعراء ہو گذرے ہیں۔ حضرت حسّان بن ثابت رضؓ جو دربارِ نبوی ؐ کے ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کو مدح اور ہجو دونوں میں بڑا کمال حاصل تھا۔ جب آنحضرت صلعم کو کفار قریش شعراء کی طرف سے ان کے شعروں کے باعث بہت تکلیف پہنچی تو آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

" جن لوگوں نے اللہ اور رسولؐ کی مدد اپنے ہتھیاروں سے کی ہے انہیں کیا چیز روکے ہوئے ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے اُن کی مدد نہ کریں؟"

فوراً ہی حضرت حسانؓ نے کہا " میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا " مگر تم ان کی ہجو کیونکر کرو گے؟ میں بھی تو انہی کے خاندان میں شامل ہوں" تو حضرت حسانؓ نے جواب دیا:۔

" اَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا
تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ"

یعنی میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔" اس پر حضورؐ نے فرمایا۔

" اُهْجُ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ"

یعنی اب ان کی ہجو کرو اور روح القدس تمہارے ساتھ ہے۔

صنفِ مرثیہ گوئی میں بھی

حضرت حسّانؓ کو شعر کی صنفِ مرثیہ گوئی میں بھی یدِ طولیٰ حاصل تھا اور آپ کے آنحضرت (صلعم) کی وفات پر کہے ہوئے دو شعروں نے آپکو دائمی عظمت بخشی ہے، ایسی عظمت کہ جس پر اس زمانہ کے امام رُشد و ہدایت نے (جو خود عربی کے ایک بلند پایہ ادیب اور عربی کے صاحب دیوان شاعر تھے) اس قدر رشک کیا ہے کہ آپ کے رفقاء میں سے ایک رفیق بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت امام الزمان اپنی سجدہ گاہ میں ٹہلتے جا رہے تھے۔ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے، اس رفیق نے آگے بڑھ کر پوچھا یا حضرت کیا بات ہے؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہے؟ تو حضرت نے فرمایا نہیں تکلیف تو کوئی نہیں پہنچی البتہ میں حضرت حسّان رضؓ کے یہ دو شعر پڑھ رہا تھا۔ اور دل میں کہہ رہا تھا کہ کاش! حضرت حسانؓ میرے سارے دیوان کے مالک ہوتے لیکن یہ دو شعر میری زبان سے نکلتے جو یہ ہیں ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ
فَعَمِىَ عَلَيَّ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تو میری آنکھ کی پتلی تھا لیکن یہ پتلی تیری موت سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیری موت کے بعد جو چاہے مرے۔ مجھے تو صرف تیری ہی موت کا ڈر تھا۔

ابوالحسن انباری کا مرثیہ

یہ مرثیہ جو عربی ادب میں ایک نہایت ہی بلند مقام کا حامل ہے۔ عزالدولہ کے وزیر ابوطاہر بن بقیہ کے متعلق ہے جس کی کسی بات سے خفا ہو کر عزالدولہ نے اسے نہ صرف پھانسی پر لٹکا دیا بلکہ کئی روز تک اس کی لاش کو کھلے میدان میں لٹکائے رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مرثیہ اس قدر عظیم الشان تھا کہ خود عزالدولہ نے بھی اس پر رشک کیا اور کہا کہ کاش میں خود ابوطاہر کی جگہ پھانسی دیا جاتا اور یہ مرثیہ میرے متعلق ہوتا۔ اس کے صرف پانچ اشعار ہدیۂ قارئین کیا جاتے ہیں:۔

عُلُوٌّ فِی الْحَیَاتِ وَفِی الْمَمَات
لَحَقٌّ اَنْتَ اِحْدٰی الْمُعْجِزَاتِ
وَلَمَّا ضَاقَ بَطْنُ الْاَرْضِ عَنْ اَنْ
یَضُمَّ عُلَاکَ مِنْ بَعْدِ الْوَفَاۃِ
اَصَارُوا الْجَوَّ قَبْرَکَ وَاسْتَعَاضُوْا
عَنِ الْاَکْفَانِ ثَوْبَ السَّافِیَاتِ
وَمَا لَکَ تُرْبَۃٌ فَاَقُوْلُ تُسْقٰی
لِاَنَّکَ نُصْبُ هَطْلِ الْهَاطِلَاتِ
وَلَمْ اَرَ قَبْلَ جِذْعِكَ قَطُّ جِذْعًا
تَمَكَّنَ مِنْ عِنَاقِ الْمَكْرُمَاتِ

زندگی میں بھی عظمت اور موت کے بعد بھی یہ تیرا ہی نصیب ہے۔ بخدا تو تو ایک معجزہ ہے۔

جب زمین کا پیٹ تیری علوِ مرتبت کو اپنے اندر سمو نہ سکا۔ تو لوگوں نے فضا کو ہی تیری قبر بنا دیا اور کفن کے عوض تجھے گرد اڑانے والی ہواؤں کا کپڑا اوڑھا دیا۔

اب تیری کوئی قبر نہیں ہے کہ جس پر بارش کے لئے میں دعا کروں کیونکہ تو موسلا دھار بارشوں کا براہِ راست نشانہ ہے۔

اور تیرے اس تنے سے پہلے (جس پر تجھے پھانسی دی گئی ہے) میں نے کبھی کوئی ایسا تنا نہیں دیکھا کہ جس کو اس قدر عزتوں اور عظمتوں سے معانقہ کرنا نصیب ہوا ہو۔

حضرت خنساءؓ کا مرثیہ

حضرت خنساءؓ ان مشہور عرب شاعرات میں سے ہیں۔ جن کی فضیلت کا سب کو اعتراف ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ علماءِ شعر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت خنساءؓ سے پہلے اور آپ کے بعد بھی کوئی ایسی عرب شاعرہ نہیں ہوئی۔ جو شعر کہنے میں آپ پر فضیلت لے گئی ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے حضرت خنساءؓ کو خانہ کعبہ کا طواف اس حالت میں کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ کا سر منڈا ہوا تھا۔ آپ روتی جا رہی تھیں۔ رخساروں پر ہاتھ مار مار کر بین کر رہی تھیں اور اپنے فوت شدہ بھائی صخر کی جوتی کو اپنی اوڑھنی میں لٹکایا ہوا تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسا کرنا دین اسلام میں جائز نہیں ہے اور کہا۔ "هَرِيْقِيْ مِنْ دُمُوْعِكِ فَاسْتَفِيْقِيْ" یعنی صرف آنسو بہاؤ اور بس۔ حضرت خنساءؓ نے اپنے بھائی صخر کی وفات پر جو مرثیہ کہا اس کے پانچ اشعار درج ذیل ہیں:۔

يُذَكِّرُنِيْ طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَخْرًا
وَاَذْكُرُهُ بِكُلِّ غُرُوْبِ الشَّمْسِ
فلولا كثرة الباكين حَوْلِي
عَلٰى اِخْوَانِهِمْ لَقَتَلْتُ نَفْسِي
عَلٰى صَخْرٍ وَاَیُّ فَتًی کَصَخْرٍ
لِیَوْمِ کَرِیْهَةٍ وَطِعَانِ خَلْسٍ
اَلَا یَا صَخْرُ لَا اَنْسَاکَ حَتّٰی
اُفَارِقَ مُهْجَتِيْ وَيُشَقَّ رَمْسِيْ
فَيَا لَهْفِيْ عَلَيْهِ وَلَهْفَ اُمِّيْ
اَيُصْبِحُ فِي الضَّرِيْحِ وَفِيْهِ يُمْسِيْ

ہر طلوع شمس مجھے صخر کی یاد دلاتا ہے اور ہر غروب شمس کے وقت میں اسے یاد کرتی ہوں۔

اور اگر میرے ماحول میں اپنے بھائیوں پر رونے والوں کی ایک کثیر تعداد نہ ہوتی (جن کو دیکھ کر مجھے کچھ تسلی ہوتی ہے) تو میں اپنے آپ کو اپنے اس مرحوم بھائی کے غم میں ہلاک کر لیتی۔

میں اپنے بھائی صخر پر نوحہ کرتی ہوں اور لڑائی کے دن ٹھیک موقعہ پر تیر چلانے والا میرے بھائی جیسا اور کون جوان ہوگا؟

اے صخر! میں تجھے ہرگز بھول نہیں سکتی۔ جب تک کہ میری جان نہ نکل جائے اور میری قبر کھود دی جائے۔

پس ہائے افسوس اس کی موت پر میری طرف سے اور میری ماں کی طرف سے۔ کیا اب وہ صبح و شام اسی طرح اس قبر میں پڑا رہے گا؟

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

کے بعد انہوں نے جذبات پر قابو پایا۔ اور فرمانے لگے۔

"ثریا بیٹی! میں تمہارے دکھ کو سمجھتا ہوں۔ تمہارا یہ حق ہے۔ مگر تم میرے دکھ اور مجبوری کو نہیں سمجھتیں۔ میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے۔ کہ فضل الرحمٰن اب میرا بیٹا نہیں رہا۔ میں اسے امام وقت کے حضور پیش کر کے اپنے حقوقِ پدری سے دستبردار ہو چکا ہوں۔ اب میرا کوئی حق نہیں کہ میں اپنے امام کے حضور درخواست کروں کہ میرا بیٹا واپس بلا دیں۔ میں قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔ کیا تم مجھے بے ایمان کر کے مارنا چاہتی ہو؟ شریعت تمہیں اس مطالبہ کا حق دیتی ہے۔ تم فضل الرحمٰن کی بیوی ہو۔ تم حضرت صاحب کے پاس چلی جاؤ۔ اور اپنا حق مانگو۔ مجھے بار بار تنگ نہ کیا کرو۔"

میرے تو آنسو چھلک پڑے۔ اللہ اللہ کیا پاسِ عہد ہے۔ کیا قربانی ہے۔ کیا ایمان ہے۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

خاکسار
عبدالشکور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امان اللہ امجد

جماعت احمدیہ اور دفاع وطن

ہر شخص طبعی طور پر اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔ اور اس کے تحفظ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ ایسا دعویٰ کرنا تو آسان ہے لیکن اس کو عملی شکل دینا ایک کٹھن مرحلہ ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد میں نہ صرف وطن سے محبت کا جذبہ موجزن ہے بلکہ وطن کے تحفظ کی خاطر وہ ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس امر کی گواہ ہے۔ کہ جب بھی وطن کی حفاظت اور سلامتی کا مسئلہ درپیش ہوا تو اس کے سپوتوں نے صف اوّل کی قربانی پیش کی۔ قیام پاکستان کے بعد دشمن سے تین جنگیں ہوئیں۔ اور ان تینوں جنگوں میں جماعت احمدیہ کے جیالوں نے اپنا تن من اور دھن تحفظ وطن کے لئے قربان کر کے جرأت و بہادری کی عظیم داستانیں مرتب کیں۔ قابل فخر امر یہ ہے کہ افواج پاکستان کے اعلیٰ ترین رینک یعنی جنرل کے عہدے کے صرف دو افراد نے جان قربان کی یا شدید زخمی ہوئے۔ اور یہ اعزاز حاصل کرنے والے دونوں فوجی افسران خدا کے فضل سے احمدی تھے۔

جنرل اختر حسین ملک، جنرل عبدالعلی ملک، میجر جنرل افتخار جنجوعہ، میجر قاضی بشیر احمد، میجر منیر احمد سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین، فضائی ریکارڈ قائم کرنے والے فلائیٹ آفیسر شمس الحق، لیفٹیننٹ ممتاز انور، لیفٹیننٹ خالد کڑک، لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد اور میجر جنرل ناصر احمد وغیرہ نے بڑی بہادری سے وطن کا دفاع کرتے ہوئے دشمن کو ناکوں چنے چبانے پر مجبور کر دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ احمدی جوان اس میدان میں کٹ تو سکتے ہیں لیکن جھک نہیں سکتے۔ حب الوطنی کا جذبہ ایک عظیم جذبہ ہے۔ اولیاء ہوں یا صوفیاء ادیب ہوں یا مصنف، شاعر ہوں یا مصور، الغرض ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اپنی اپنی جگہ اس کی محبت و الفت کا دم بھرا ہے، اس کے پیار کے گیت گائے ہیں۔ اور اس کو رشک فردوس بنانے کے لئے بے مثال کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے۔ ہم بہر حال اس وطن کے لئے ہر خطرے میں (اللہ نے چاہا تو) سب سے آگے کھڑے ہوں گے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا۔ احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہوں گی اُن تیروں کو لینے کیلئے"۔
(ماہنامہ خالد نومبر/دسمبر ۱۹۸۲ء)

پس جماعت احمدیہ آج بھی دفاعِ پاکستان کے لئے تیار ہے۔ آج بھی اگر وطن کی سلامتی کو کوئی خطرہ درپیش ہوا تو اس کا بچہ بچہ اپنے سینے پر گولیاں کھانے کے لئے سب سے آگے ہو گا۔ کیونکہ ہمارے محبوب امام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔ ہمارا جینا مرنا اس سے وابستہ ہے، یہ دھرتی ہمارے لئے سکون اور راحت کا باعث ہے۔ اس کی تعمیر میں ہمارے آباؤ اجداد کا خون شامل ہے۔ اس کے دفاع کی خاطر جانیں قربان کرنے والوں کے لہو کی مہک ہر ۶ ستمبر کو ہمیں ایک احساس دلاتی ہے۔ ان سرفروشوں کی داستانیں ہمارا قابل فخر سرمایہ ہیں۔ آج ہر احمدی وہی جذبہ اور وہی احساس لئے وطن کے دفاع کے لئے تیار ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس سے یہ جذبہ چھین سکے۔ تاریخ ہمیشہ اس لازوال جذبہ کو محفوظ رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنے وطن کی حفاظت کرنے کی توفیق عطاء کرے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

ہے کہ امریکہ نئی انتظامیہ سے گفت و شنید کرے۔

جہاں تک جوہری اسلحہ کا تعلق ہے مسٹر چینی نے کہا کہ امریکہ اس بات پر نظر رکھ رہا ہے کہ کون سے ممالک جوہری اسلحہ حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ اب تک تو سوویت یونین میں جوہری اسلحے پر خاصا مضبوط کنٹرول رکھا گیا ہے۔ لیکن اب چونکہ اسے کنٹرول کرنے والی طاقتیں الگ الگ ہوں گی اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ جن لوگوں کے ذمے ان پر کنٹرول کرنا لگایا جائے وہ کیا کردار ادا کریں گے۔ اور یہ بات بھی تشویش کا باعث ہے۔ اب جوہری اسلحہ کئی ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔

طب و صحت

بچے اور نمونیہ

بتایا گیا ہے کہ غریب ممالک میں ہر ایک گھنٹے کے دوران پانچ سو بچے نمونیہ کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ واشنگٹن میں ایک اجتماع کے دوران سائنس دانوں اور محکمہ صحت کے حکام نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس صدی کے آخری حصے تک اس کا ۲/۳ بچانے کی کوشش کریں گے ان کے اندازے میں یہ تعداد ڈیڑھ کروڑ ہو گی۔ اگرچہ اس ہدف کا حاصل کر لینا آسان تو نہیں ہے لیکن متعلقہ حکام کا خیال ہے کہ اگر پوری کوشش کی جائے تو اس بات کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

اٹلانٹا میں جو بچوں کی زندگی کی حفاظت کیلئے ٹاسک فورس بنی ہوئی ہے اسکے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر ولیم فیجے (FAEGE) نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف اس اجتماع میں شرکت کرنے والے ۴۰۰ افراد میں شامل تھے۔ یہ تمام افراد ساٹھ ممالک سے اس عالمی مشاورتی کمیٹی میں حصہ لینے کے لئے واشنگٹن پہنچے تھے وہ سائنس کی بیماریوں کے ماہر ہیں اور اب جو فیصلے کئے گئے ہیں ان پر عمل درآمد سے اس بات کا امکان ہے کہ خاصی تعداد میں بچوں کو اس مرض سے بچایا جا سکے گا۔ مختلف ممالک۔ جنکی تعداد بیس ہے۔ کے وزرائے صحت اور ماہرین موجود تھے۔ ان ماہرین کا تعلق یونیسف سے ہے۔ جو اقوام متحدہ کا ایک ادارہ ہے۔ جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے یونیسف بھی اپنا حصہ ادا کرے گا۔

اس اجتماع کے دوران چھ نکاتی پروگرام کا فیصلہ کیا گیا جسکا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو صحت کے متعلق ضروری ہدایات دی جائیں۔ والدین کو بھی اس بات کی تربیت دی جائے گی کہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ بیماری کی ابتدائی علامات کیا ہیں اس پروگرام میں بیماری کے لئے ویکسین تیار کرنا بھی شامل ہے یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ ترقی کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے تین سال کے بعد پھر ایسا ہی ایک اجتماع منعقد کیا جائے۔

یہ فیصلہ کہ متاثر ہونے والے بچوں کی ایک تہائی کو ضرور بچانے کی کوشش کی جائے۔ دراصل اقوام متحدہ کی عالمی چوٹی کانفرنس برائے اطفال ۱۹۹۰ء میں کیا گیا تھا۔ نمونیہ سے پہلے پیچش کی بیماری دنیا بھر کے بچوں کے لئے سب سے زیادہ اور سب سے خطرناک بیماری تھی۔ لیکن اب نمونیہ نے پیچش کی جگہ لے لی ہے۔ اب یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ پیچش کے علاج کو بھی زیادہ آسان بنایا جائے۔ اور اس کوشش میں یہ نکتہ بھی شامل ہے کہ منہ کے ذریعے سے سارا علاج کیا جائے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نمونیہ زیادہ خطرناک بیماری ہے کیونکہ والدین اور محکمہ صحت کے کارکن آسانی سے اس کی تشخیص نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ وہ سمجھتے ہیں کہ عام حالات میں جو ٹھنڈ لگ جاتی ہے یہ وہی ٹھنڈ ہے۔ جسے خطرناک نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن حقیقت میں یہ نمونیا بھی ہو سکتا ہے جس سے موت کے واقع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ یہ بات بھی کھل کر سامنے آئی کہ صرف ڈاکٹروں پر اور محکمہ صحت کے دیگر کارکنوں پر انحصار کرنا کافی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ والدین کو اور اساتذہ کو اس سلسلے میں خاصی تعلیم کی ضرورت ہے۔

ایک خط

یاد رفتگاں

مکرم و محترم امید ہے جناب خیریت سے ہوں گے۔

آپ کے مضامین "کاغذی ہے پیرہن" میں اکثر حضرت ماموں جان حکیم فضل الرحمٰن صاحب کا ذکر خیر آتا ہے۔ اس پر خیال آیا کہ ایک روایت محترم حکیم صاحب کے والد محترم حضرت حافظ نبی بخش صاحب (رفیق) کے بارے میں آپ کو بھیجوں۔ الفضل میں شائع ہو جائے تو نوجوانوں کی دینی تربیت کے لئے مفید ہو گی۔ "یاد رفتگاں" کے عنوان کے تحت"

حسب ارشاد حضرت حافظ نبی بخش صاحب کی سیرۃ کے بارے میں میرا ایک چشم دید واقعہ پیش خدمت ہے۔ تا کہ یہ محفوظ بھی ہو جائے اور کسی کے لئے راہنمائی کا باعث بھی بنے۔

آج سے قریباً پچاس برس پہلے کا واقعہ ہے۔ کہ میں حسب معمول حاضر خدمت ہوا تو محترمہ مامی ثریا صاحبہ بھی تشریف فرما تھیں۔ حضرت پلنگ پر گھٹنے کھڑے کئے دونوں بازو ان پر ٹکائے بیٹھے تھے۔ مامی جان نے دوران گفتگو عرض کیا۔ "میاں جی اب تو سنا ہے مربیوں کی تبدیلیاں ہو رہی ہیں پرانے مربی واپس آ رہے ہیں۔ حضور نئے مربی بھجوا رہے ہیں۔ اب موقع ہے۔ حضور سے عرض کریں۔ انہیں گئے ہوئے سات سال ہو گئے ہیں۔ ان کا واپسی کا حق بنتا ہے"۔ وغیرہ وغیرہ

میں نے دیکھا کہ حضرت حافظ صاحب کے ہونٹ کانپ رہے ہیں گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مگر کہہ نہیں پا رہے۔ آخر کافی دیر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نون سین

روس ـــ سیکیورٹی کونسل کی نشست

روس کے بورس یلسن نے یہ مطالبہ کر دیا ہے کہ اقوام متحدہ میں سوویت یونین کی نشست اب اسکی ریاست روس کے حوالے کر دی جائے۔ اس سلسلے میں امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ کرنا کہ یہ نشست سوویت یونین کے پاس رہے یا اب روس کو دے دی جائے۔ سوویت یونین کی ریاستوں کا اندرونی معاملہ ہے۔ جب تک خود وہ یہ فیصلہ نہ کرلیں۔ اقوام متحدہ کسی صورت بھی یہ فیصلہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہوگی۔ جیمز بیکر نے اخباری رپورٹروں سے کہا اور یہ بات اس وقت کہی گئی جب انہوں نے سوویت وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورنا ٹزے سے ملاقات کی تھی۔ کہ یہ ایک سیاسی معاملہ ہے۔ جسکا فیصلہ سوویت یونین کی ریاستوں کے عوام الناس کو کرنا چاہیئے۔

سوویت یونین اس وقت اقوام متحدہ کی پانچ نشستوں میں سے ایک نشست رکھتا ہے۔ جو سیکورٹی کونسل کے مستقل ارکان ہیں اور جنہیں ویٹو کا حق حاصل ہے۔

جہاں تک روس کے صدر بورس یلسن کا تعلق ہے انہوں نے بیکر کو بتایا کہ یہ لازمی بات ہے کہ سوویت یونین کی نشست اب روس حاصل کرے۔ کیونکہ عالمی برادری میں سوویت یونین کا کردار اب روس ادا کرے گا۔ جیمز بیکر نے جواباً کہا کہ نئی کامن ویلتھ جو عمل میں لائی گئی ہے وہ اور دیگر تمام ریاستیں مل کر یہ فیصلہ کریں کہ سوویت یونین کی نشست اب کس کے پاس ہونی چاہیئے۔

اقوام متحدہ کے مرکز میں جو سفارتکار ہیں انہوں نے کہا کہ روس کے مطالبے کا جواب صرف اقوام متحدہ کے ۱۶۶ ارکین کی اکثریت ہی دے سکتی ہے۔ یعنی ان کا خیال یہ ہے کہ یہ نشست اگر متنازعہ فیہ قرار دے دی جائے تو اقوام متحدہ میں ایک قرارداد کی صورت میں پیش کی جانی چاہیئے۔ جہاں اسکے ۱۶۶ ممبر ووٹ کے ذریعے فیصلہ کریں گے کہ یہ نشست کسے ملے۔ جہاں تک اقوام متحدہ کے حکام کا تعلق ہے انہوں نے ابھی تک اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا۔

ایک سفارتکار کو یہ کہتے سنا گیا کہ سوویت یونین اقوام متحدہ کا رکن ہے۔ اور اسکے چارٹر کی بناء پر وہ سیکورٹی کونسل کے پانچ ارکین میں شامل ہے جنہیں ویٹو کا حق حاصل ہے۔ جب کہ روس ابھی تک اقوام متحدہ کا ممبر نہیں بنا اور جب اس بات کا حق حاصل نہیں کہ سوویت یونین کی نشست کا مطالبہ کرے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ جسطرح سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ شروع ہو چکی ہے اور ان کی کامن ویلتھ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتی جارہی ہے۔ غالباً سوویت یونین کو اقوام متحدہ یا سیکورٹی کونسل میں وہ حیثیت حاصل نہ رہے جو اب ہے آذربائی جان کے صدر ایاز متالیبوو (AYAZ MUTALIVOV) نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ اپنے علاقے میں سوویت ٹروپس پر قبضہ کر رہے ہیں۔ گویا کہ آئندہ یہ ٹروپس آذربائی جان کی حکومت کے ماتحت ہوں گے نہ کہ سوویت یونین کے البتہ ان میں سے بعض جنہیں کوئی خصوصی کیفیت حاصل ہوگی وہ سوویت یونین کے پاس رہ جائیں گے۔ اسی طرح اگر دیگر ریاستوں نے بھی سوویت یونین کے فوجی دستوں کو اپنانے کا اعلان کر دیا تو سوویت یونین کی اپنی طاقت اس طرح تقسیم ہو جائے گی کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ناقابل ذکر حد تک رہ جائے اور یہ بات بھی سیکورٹی کونسل یا اقوام متحدہ کے فیصلے پر اثر انداز ہو کہ اگر سوویت یونین کی وہ حیثیت نہیں رہی جو پہلے تھی۔ اور روس پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو چکا ہے۔ تو کیوں نہ سیکورٹی کونسل کی نشست روس ہی کو دے دی جائے۔ لیکن اسکے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

عہدِ گورباچوف کا خاتمہ؟

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ امریکہ نے آخر کار یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ صدر گورباچوف کا عہد اقتدار ختم ہو گیا ہے اور اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ سوویت کی نئی تشکیل کے ساتھ بات کی جائے اور یہ بات نہ صرف دو طرفہ مفاد میں ہو بلکہ حفاظتی اقدامات کو بھی سامنے رکھا جائے کیونکہ اب جوہری اسلحہ وہاں کی کئی ریاستوں کے پاس الگ الگ موجود ہے۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جو گذشتہ دنوں ماسکو گئے تھے اور سیکرٹری دفاع ڈک چینی ان کے بعد وہاں پہنچے وہ بش انتظامیہ کے دوسرے سب سے اعلیٰ افسر تھے۔ جنہوں نے کہا کہ سوویت یونین کا خاتمہ ہو چکا ہے مسٹر چینی نے ٹی۔ وی کے ایک پروگرام میں کہا کہ مسٹر گورباچوف کا کردار جو نہایت اہم تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے اور ان کی جگہ دیگر افراد نے لے لی ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ امریکہ کے فوجی حکام نے یہ کہا ہے کہ امریکہ کے نزدیک سوویت یونین کی فوج صرف ایک علامت بن کر رہ گئی ہے۔ ڈک چینی نے یہ بھی کہا ہے کہ اب یہ بات ضروری نہیں کہ مسٹر گورباچوف انتظار میں رہیں انہیں حقائق کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ سوویت یونین میں ایک دولت مشترکہ تشکیل پا چکی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پرانی سوویت یونین اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہے اور اسی لئے یہ بات نہایت ضروری

باقی صـ۵ پر

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود جب ہم تیری بشارتیں سنتے اور تیری قدرتوں اور طاقتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ باوجود محض نیستی ہونے کے وہ جس سے ہر ہست نمودار ہوا، اور وجود پذیر ہوا وہی ہمیں کامیاب کرے گا۔

پس تو ہمیں کامیاب کر، ہمیں ایسے اعمال کی توفیق دے کہ جن سے تو ہم سے راضی ہو جائے۔

اے ہمارے رب! تو ہر نقص سے پاک ہے پیدائش عالم بے فائدہ اور بے مقصد نہیں۔ اے ہمارے رب! ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے اور اپنے غضب کی آگ سے تو اپنی پناہ میں لے لے۔ اے ہمارے رب! تیرے نام پر ایک پکارنے والے نے ہمیں پکارا اور تیری رضا کے حصول کے لئے ہم نے اس کو قبول کیا، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر تیرے نام کی عظمت اور کبریائی کے لئے ہم نے اس کی آواز پر لبیک کہی۔ کس حد تک ہم نے اس عہد بیعت کو نباہا۔ تو ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم کمزوریوں کے پتلے ہیں، ہماری عاجزانہ پکار کو سن اور ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر جو تیری نگاہ میں نیک اور پاک ہے اور اے ہمارے ربّ! اے سرچشمۂ عنایاتِ بے پایاں!! تیری طرف سے آنے والی ہر خیر کے ہم بھوکے اور فقیر ہیں اے ہمارے رب! ہمیں وہ سب کچھ دے جس کا تو نے ہم سے (۔) وعدہ کیا ہے اور جب جزا کا دن آئے تو ہم تیری نظروں میں ذلیل نہ ٹھہریں۔ دیکھنے والے دیکھیں اور سمجھنے والے سمجھیں کہ جو تیری راہ میں دکھ اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور جن کو ذلیل کرنے اور ہلاک کرنے میں دنیا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی، وہی تیرے پیار کو پاتے ہیں اور (اللہ کے مکرم بندوں) میں شامل کئے جاتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ ہم تیرے لئے اپنے نفسوں کی خواہشات اور ماحول کی کشش اور دنیا کی زینت سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم تیری راہ میں ستائے گئے اور ذلیل کئے گئے۔ اور ہم نے تیری راہ میں رسوائیاں اٹھائیں اور ماریں کھائیں اور جائدادیں لٹوائیں لیکن ہلاکت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کو ہم نے محبت کے اس شعلہ کو اور بھی روشن کیا جو تیرے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہے لیکن یہ تو ہماری سمجھ ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہماری سمجھ کا قصور ہو۔ ہم تیرے خوف سے لرزاں ہیں، ہماری روح تیرے جلال سے کانپ رہی ہے۔ تیری عظمت اور کبریائی نے ہمارے درختِ وجود کو جنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اے ہمارے رب! ہماری کمزوریوں، سستیوں، غفلتوں، کوتاہیوں، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا دیا ہے (۔) ہمارے ہاتھ نیکیوں کے پھول اور اعمالِ صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لاسکے۔ تہی دست تیرے قدموں پر گرتے اور تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رحمٰن! ان تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے ید بیضا کر دے (۔۔)

اے ہمارے رب! ہماری بھول چوک پر ہمیں گرفت نہ کرنا اور ہماری خطاؤں سے درگزر کرنا، ہم عاجز اور کمزور بندے ہیں۔ مگر ہیں تو تیرے ہی بندے۔ اے ہمارے رب! کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم عہد شکن ہو کر ثواب کے کاموں سے محروم ہو جائیں اور عہد شکنی کی سزا تیری طرف سے ہمیں ملے۔ اے ہمارے محبوب! ہم ہمیشہ اپنے عہد پر قائم رہنے کی تجھ سے توفیق حاصل کرتے رہیں اور ہمیشہ تیری ہی رضا ہمارے شاملِ حال رہے اور تیرے انعامات بے پایاں کا جو سلسلہ (۔) جاری (۔) ہے اس کا تسلسل کبھی نہ ٹوٹے۔

اے ہمارے رب! اپنے قہر کی گرفت سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ تیرے غصہ کی ہمیں برداشت نہیں۔ تیری گرفت شدید ہے کچل کر رکھ دیتی اور ہلاک کر دیتی ہے۔ ہم عاصی ہیں ہمیں معاف فرما۔ ہم سے گناہ پر گناہ ہوا، کوتاہی پر کوتاہی، اپنی رحمت کی وسیع چادر میں ہماری سب کمزوریوں کو چھپالے ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ۔ تو ہمارا محبوب آقا ہے۔ تیرے دامن کو ہم نے پکڑا۔ دامن جھٹک کر ہمیں پرے نہ پھینک دینا۔ ہماری پکار کو سن (۔)

اے ہمارے رب! تیری راہ میں جو بھی سختیاں اور آزمائشیں ہم پر آئیں ان کے برداشت کی قوت اور طاقت ہمیں بخش اور سختیوں اور آزمائشوں کے میدان میں ہمیں ثباتِ قدم عطا کر، ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آئے (۔) اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کر دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۷۸ میں سلیمہ حبیب زوجہ حبیب احمد خان قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہان پارک لاہور نمبر ۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۸ تولہ مالیتی -/۲۴۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سلیمہ حبیب زوجہ حبیب احمد خان۔ ۲ جناح سٹریٹ چوہان پارک لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ حبیب احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ سید بشیر احمد ایاز وصیت نمبر ۲۳۱۳۳۔

مسل نمبر ۲۸۲۷۹ میں نصرت تسنیم بٹ بنت بشارت احمد صاحب بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰ فردوس کالونی لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۵-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کانٹے طلائی تین ماشہ مالیتی -/۷۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نصرت تسنیم بٹ ۲۰ فردوس کالونی ملتان روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ ہومیو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بٹ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ نصیر احمد بٹ برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۸۰ میں غلام رسول ولد خوشی محمد قوم باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) ۱۳ کنال زمین واقع داتا زید کا ترکہ والد مالیتی -/۱۲۰,۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ ۵ مرلہ واقع داتا زید کا ترکہ والد مالیتی -/۳۰,۰۰۰ روپے۔ (۳) حویلی برقبہ ۵ مرلہ واقع داتا زید کا ترکہ والد مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام رسول بمقام داتا زید کا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ صلاح الدین باجوہ پسر حقیقی موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ غلام احمد وصیت نمبر ۱۴۵۲۳۔

مسل نمبر ۲۸۲۸۱ میں حاجرال بیگم زوجہ عبدالرشید انور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۷-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان ترکہ خاوند مالیتی ایک لاکھ روپے جس میں میرا حصہ ۱/۸ ہے مالیتی -/۱۲۵۰۰ روپے (۲) دکان اور پلاٹ ترکہ خاوند مالیتی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے جس میں میرا حصہ ۱/۸ ہے مالیتی -/۱۸۷۵۰ روپے۔ (۳) زیورات وزنی ۳ تولہ مالیتی دس ہزار نو سو پچاس روپے۔ (۴) حق مہر -/۵۰۰ روپے تھا اب ایک ہزار تصور فرمایا جائے اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حاجرال بیگم B2/3/53 ٹاؤن شپ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ رفیع الدین بٹ وصیت نمبر ۹۹۱۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۷۶۔

مسل نمبر ۲۸۲۸۲ میں صغریٰ
باقی ص ۸ پر

بقیہ: ص ۱ سے آگے

ظہر و عصر ادا کیں۔

افتتاحی اجلاس میں حاضرین کی تعداد ستر ہزار افراد سے زائد تھی اور جلسہ گاہ کا احاطہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا

واضح رہے کہ قیام پاکستان کے بعد کسی امام جماعت احمدیہ کا یہ قادیان کا پہلا دورہ ہے قادیان میں پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے منعقد کر دیا۔ اب یہ اس جلسہ سالانہ کا ۱۰۰ واں جلسہ ہے جو قادیان میں منعقد ہوا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۶ دسمبر کو دہلی تشریف لائے اور ۱۹ دسمبر کو بذریعہ شان پنجاب ایکسپریس امرتسر پہنچے۔ جہاں سے ایک خصوصی ٹرین کے ذریعے اسی روز شام کے بعد قادیان دارالامان میں ورود فرمایا۔ اگلے روز ۲۰ دسمبر کو حضور نے قادیان کی تاریخی بیت الاقصیٰ میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اس جلسہ کی مناسبت سے قادیان کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے مہمانوں کے انتظام و انصرام کے لئے بڑی وسعت کے ساتھ انتظامات کئے گئے ہیں۔ ہزاروں احمدی ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار قادیان گئے اور ان میں بڑی تعداد ان لوگوں کی بھی تھی جو ۱۹۴۷ء کے بعد پہلی بار دوبارہ قادیان گئے۔ اس موقعہ پر قادیان کی رونق اور چہل پہل قابل دید ہے۔ احمدی احباب کی خوشی و مسرت کا ٹھکانہ نہیں۔ یہاں احباب کے دن اور رات عبادات اور دعاؤں میں صرف ہو رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی ہر روز بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس مزار پر حاضر ہو کر دعا کرتے ہیں۔ احمدی احباب کے لئے قادیان کے گلی کوچوں میں پھرنا ہی زندگی کی بہت بڑی سعادت ہے۔ جو احباب و خواتین اس جلسہ میں شامل ہیں وہ اسے اپنی زندگی کی بہت بڑی سعادت اور خوش بختی تصور کر رہے ہیں۔ نماز تہجد میں گہرا انہماک پایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور ہر شامل ہونے والے کو نور و برکت سے جھولیاں بھرنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ قوم کو گندی سیاست کو خیر باد کہنا ہوگا۔ ہم نے اپنے آپ کو سیاست میں اتنا زیادہ الجھا رکھا ہے کہ اقتصادی ترقی کی طرف دھیان ہی نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتِ حال کے ذمہ دار سیاستدان اور ذرائع ابلاغ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی ہماری ٹانگ نہ کھینچے ہم پانچ سال پورے کریں گے اور انشاء اللہ ہمارے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی

○ وزیراعظم ... نے سری لنکا کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں امید ہے کہ سارک کے رکن ملکوں کے درمیان اعتماد کی فضا جلد ہی قائم ہو جائے گی۔ جس سے ہم سیاسی معاملات پر بھی بحث کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات درست ہے کہ سوویت یونین کے ٹوٹنے سے عالمی سیاست کا منظر بنیادی طور پر بدل گیا ہے۔ تاہم یہ کہنا درست نہیں کہ دنیا "واحد سپر پاور" یا "یونی پولر ورلڈ" کی سمت جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ بھارت جنوبی ایشیا میں مثبت کردار ادا کرے گا۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے صدر نواب اکبر بگٹی نے مسز بے نظیر کی اس تجویز کی حمایت کی ہے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی بجائے نیا آئین بنایا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ نئے آئین کی تجویز بے نظیر کا سب سے بڑا مثبت کام ہے۔

○ واپڈا نے ایک ایسے جامع منصوبہ پر عملدر آمد شروع کر دیا ہے جس کے تحت ۲۲ دسمبر کی شام کی طرح دوبارہ ملک بھر میں برقی رَو کی سپلائی تعطل کا شکار نہیں ہو سکے گی اور آئندہ ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ برقی رَو میں تعطل تخریب کاری کا نتیجہ نہیں تھا۔ تربیلہ میں بھی کوئی خرابی نہیں۔ لوڈ شیڈنگ یکم جنوری سے شروع ہو کر فروری کے آخیر تک رہے گی۔

○ دینا حیات کیس میں مبینہ طور پر ملوث وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر برائے امور داخلہ عرفان اللہ مروت نے بھی ۳۰ دسمبر کو لکی مروت میں اپنے مروت قبیلہ کا جرگہ بلا لیا ہے۔ وہ اپنے خلاف مہم کے جواب میں جرگہ کے سامنے اپنی پوزیشن واضح کریں گے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں ایک وقت میں ایک ہی محاذ پر لڑنے کو ترجیح دوں گی۔ پی۔ ڈی۔ اے کے ارکان قومی اسمبلی کی نشستوں سے مستعفی نہیں ہوں گے ملک کے مسائل کے حل کیلئے ہم وزیر اعظم پاکستان کی حکومت کیساتھ تعاون کیلئے تیار ہیں۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ اختیارات صدر مملکت سے وزیرِاعظم کو منتقل کئے جائیں۔

○ صدرِ مملکت غلام اسحق خان نے قائدِ اعظم کی ۱۱۵ ویں سالگرہ کے موقع پر قوم کے نام ایک پیغام میں کہا کہ اگر ہم قائد کے نصب العین اتحاد ایمان اور تنظیم پر عمل کریں۔ اور اتحاد کو اپنی طاقت، ایمان کو اپنا اثاثہ اور تنظیم کو اپنا راہنما سمجھتے ہوئے کام کریں تو قائدِ اعظم کے آئیڈیل کو حاصل کرنا ہماری پہنچ سے باہر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قائدِ اعظم پاکستان کو ایک ترقی پسند اور خوشحال معاشرے کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے اور ہمیں اسکے لئے از حد محنت کرنا ہوگی۔

نگران: حکیم منور احمد ابن حکیم عبد العزیز
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مینیجر: حکیم ناصر احمد قمر ابن حکیم منور احمد

غیر ملکی خبریں

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف بالآخر اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے۔ انہوں نے سات سال تک روس کی سربراہی کی۔ وہ تاریخ کے ایک غیر معمولی کردار ہیں جنہوں نے اپنی پالیسیوں کے ذریعے عالمی دنیا کا نقشہ بدل ڈالا کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ دنیا کی کشمکش ختم کر دی۔ دیوار برلن ختم کرا دی کمیونزم کی صف لپیٹ دی۔ روس سے کمیونسٹ پارٹی کو ختم کرا دیا مشرقی یورپ کے ملکوں کو آزاد کرا دیا۔ افغانستان سے فوجیں واپس بلا لیں۔ اور دنیا کا نقشہ چند سال کے اندر اندر پلٹ کر رکھ دیا۔

○ امریکہ کے صدر مسٹر بش نے مسٹر گورباچوف کے استعفیٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں ایک تاریخی شخصیت قرار دیا ہے۔ اسی طرح فرانس کے صدر مسٹر متراں، جرمنی کے چانسلر مسٹر کوہل، برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر اور آسٹریا کے صدر مسٹر کوٹ والڈ ہائیم نے مسٹر گورباچوف کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

○ الجزائر میں پہلی بار کثیر الجماعتی انتخابات ہو رہے ہیں۔

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر کمپوزنگ
(اردو + انگلش)
ہر قسم کی کُتب، رسائل، اشتہارات وزیٹنگ و شادی کارڈز اور لیٹر ہیڈ پیڈز کی کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کا مرکز۔ ٹریننگ کی سہولت بھی میسّر ہے
یادگار چوک ربوہ۔ فون ۸۸۱

ٹائر پنکچر کا
سامان برائے فروخت
•۔ کمپریشر •۔ ویلڈنگ پلانٹ
•۔ دو عدد ڈرل مشین۔
•۔ جیک، بھٹی، موس چائنا سیٹ اور پائپ ڈائی دیسی وغیرہ۔ وغیرہ
فوری رابطے کے لئے
سلطان علی ولد چوہدری رحمت علی
مکان ۲۵؍۸ محلہ دارالیمن وسطی ربوہ فون ۶۶۵ کوڈ نمبر ۰۴۵۲۴

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

بیگم زوجہ احمد خان قوم جٹ کنگ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنگ چنن ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۵-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۳ کنال دس مرلہ واقع کالو وال ضلع جھنگ مالیتی۔/۱۷۵۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر۔/۲۰۰۰ روپیہ (۳) ایک راس بھینس مالیتی۔/۸۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ۔/۴۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صغریٰ بیگم ساکن کنگ چنن ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد خان صدر جماعت احمدیہ کنگ چنن ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۲۔ محمد نواز

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
•۔ بے اولاد •۔ نرینہ اولاد سے محروم •۔ اٹھراء •۔ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴، ۶۴۹۷، ۰۴۳۱ ربوہ فون ۹۰۶، ۰۴۵۲۴ لاہور، اسلام آباد، قلعہ کالروالا، ملتان، کراچی